کرایہ پر لی ہوئی شیر وانی سے رقم نکل آئی تو کس کی ہو گی؟

ریفرینس نمبر:IEC-632 تاریخ:19-06-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے کرایہ پر شیر وانی لی تو اس کی اندر والی جیب سے ہزار روپے کا لفافہ نکلا، مگر اُس لفافہ پر نام وغیرہ کچھ بھی نہیں لکھا تھا کہ مالک کا پتہ چلے۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ اس لفافہ سے متعلق میرے لیے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کرایہ دار کے پاس کرایہ کی چیز امانت ہوتی ہے اور امانت کا حکم یہی ہوتا ہے کہ اُس کے مالک کو وہ چیز لوٹائی جائے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں وہ لفافہ دکاندار کی امانت ہے، شیر وانی والے کو وہ لفافہ واپس کر دیا جائے۔ البتہ اگر دکاندار یہ کہے کہ میرا لفافہ نہیں ہے تو اس صورت میں یہ رقم لقطہ ہو گی۔ اس کی نظیر فقہائے کرام کا بیان کردہ وہ مسئلہ ہے کہ کسی نے مکان خریدا اس کی دیوار وغیرہ میں روپے ملے اگر بائع کہتا ہے کہ یہ روپے میرے ہیں تو اسے دے دے ورنہ وہ لقطہ ہے۔

اجیر کے پاس دفینہ نکلا تو وہ مالک کا ہو گا جیسا کہ کتاب الاصل للامام محمد میں ہے: ”قلت: أرأيت إن كان الذي وجده قد استأجر الدار من صاحبها أو استعارها؟ قال: وإن كان فهو لصاحب الدار“ یعنی میں نے پوچھا اگر دفینہ پانے والے نے گھر کے مالک سے اجارہ پر یا عاریت پر گھر لیا ہو تو دفینہ کس کا ہو گا؟ فرمایا کہ اس صورت میں بھی دفینہ گھر کے مالک کا ہو گا۔

(الأصل للشیبانی، جلد2، صفحہ116، مطبوعہ بیروت)

مکان خریدااس کی دیواروغیرہ میں روپے ملے،اگر بائع کہتاہے کہ یہ روپے میرے ہیں تواسے دے دے ورنہ وہ لقطہ ہے۔ جیساکہ فتح القدیر میں ہے:"اشتری دارا فوجد في بعض جذوعها مالا، وإن قال البائع هولي كان له فيرد عليه؛ لأنها وصلت إلى المشترى منه، وإن قال: ليس لى كان كاللقطة"یعنی گھر خریدااور اس گھر میں بطور شہتیر یا ستون استعمال ہونے والے درخت کے تنوں میں مال پایا تو اگر بائع کہتا ہے کہ یہ اس کا ہے تو اسے لوٹائے؛ کیونکہ یہ مال مشتری کو بائع سے پہنچاہےاوراگر بائع کہے کہ میرا نہیں تولقطہ کی مثل ہے۔

(فتح القدیر، جلد6، صفحہ282، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

اسی طرح عالمگیری میں ہے:"رجل اشتری دارا فوجد فی جذوعها دراهم قال بعضهم يردها على البائع فإن لم يقبل البائع يتصدق بها وهذا أصوب كذافي فتاوى قاضي خان"یعنی کسی نے گھر خریدااوراس میں لگے درخت کے تنوں میں دراہم پائے، بعض علما فرماتے ہیں کہ بائع کولوٹائے گا پھر اگروہ قبول نہ کرے توصدقہ کردےاوریہی زیادہ صحیح ہے۔ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد3، صفحہ215، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے:"مکان خریدااس کی دیوار وغیرہ میں روپے ملے اگر بائع کہتاہے یہ میرے ہیں تواسے دیدے ورنہ لقطہ ہے۔"

(بہارشریعت، جلد2، صفحہ483، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

لقطہ کا حکم بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ملتقط پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظنِ غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اُسے اختیار ہے کہ

لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کردے۔ مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آگیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کردے یا نہ کرے۔ اگر جائز کردیا ثواب پائے گا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہوگئی ہے تو تاوان لے گا۔ یہ اختیار ہے کہ ملتقط سے تاوان لے یا مسکین سے، جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کرسکتا۔"

مزید لکھتے ہے: "اُٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صَرف میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ 475-476، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

22ذو القعدہ1446ھ/19جون2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com